مقام اہل بیت

ابن تیمیۃ رحمہ اللہ کی نظر میں

جمع وترتيب

أبو خليفه علي بن محمد القضيبى

تقديم

فضيلة الشيخ سليمان بن صالح الخراشي حفظه الله

ترجمه

فضل الرحمن رحماني الندوي

فاضل جامعة إسلامية مدينة منورة

المدرس بالجمعية الخيرية لتحفيظ القرآن الكريم (بمحافظة- جدة)

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ١

ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَٰلَمِينَ ٢ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ٣
مَٰلِكِ يَوۡمِ ٱلدِّينِ ٤ إِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَإِيَّاكَ نَسۡتَعِينُ ٥
ٱهۡدِنَا ٱلصِّرَٰطَ ٱلۡمُسۡتَقِيمَ ٦ صِرَٰطَ ٱلَّذِينَ أَنۡعَمۡتَ
عَلَيۡهِمۡ غَيۡرِ ٱلۡمَغۡضُوبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا ٱلضَّآلِّينَ ٧

تم إعداد هذا الكتاب بالتعاون مع:

موقع البرهان : *www.alburhan.com*

موقع العقيدة : *www.aqeedeh.com*

محفوظة جميع الحقوق

لا يسمح بالنشر الالكتروني أو المطبوع إلا بعد الرجوع والإستئذان من أحد الموقعين

نام کتاب	:	مقام اہل بیت ابن تیمیہؒ کی نظر میں
جمع وترتیب	:	ابوخلیفہ علی بن محمد القضیبی
ترجمہ وتلخیص	:	فضل الرحمٰن رحمانی الندوی
ناشر	:	عقیدہ لائبریری www.aqeedeh.com
سال طبع	:	2010ء
تعداد	:	20ہزار

فہرست مضامین

❀ سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کے بارے میں شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا موقف ---------------- 5

❀ آغاز کتاب -- 6

❀ فرقہ ناصبیہ کے بارے میں شیخ الاسلام رحمہ اللہ کا موقف ------------------------------ 10

❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مناقب وفضائل اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ ------------------------- 12

❀ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کے بارے میں شیخ الاسلام کا موقف ------------------------- 21

❀ اہل سنت کے نزدیک اہل بیت کی قدر ومنزلت کا بیان ------------------------------- 24

❀ خاتمہ -- 29

سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کے بارے میں شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا موقف

❀ شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ مظلوم ہیں ان کو ظلماً قتل کیا گیا ہے آپ رضی اللہ عنہ مرتبہ شہادت پر فائز ہیں آپ رضی اللہ عنہ کے قاتل ظالم اور جابر ہیں۔

(مقتل حسینؓ وحکم قاتلہ، ص ۷۷)

❀ اور فرماتے ہیں کہ جس کسی نے بھی حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو قتل کیا، آپ رضی اللہ عنہ کے قتل کی سازش میں حصہ لیا، اس سلسلہ میں باغیوں اور ظالموں کی مدد کی یا اس مجرمانہ اقدام پر اپنی رضامندی کا اظہار کیا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کی اس کے فرشتوں اور تمام مخلوقات کی لعنت ہے اللہ تعالیٰ کل قیامت کے دن اس سے کسی قسم کا فدیہ یا عذر قبول نہیں فرمائے گا۔(مجموع الفتاویٰ: ۴/۴۸۷۔ ۴۸۸)

❋……❋……❋

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آغاز کتاب

الحمدللّٰہ والصلاۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم . . . اما بعد:

اللہ تعالیٰ اس رسالہ کے مرتب فضیلۃ الشیخ علی بن محمد القصیبی حفظہ اللہ اور ہم تمام لوگوں کوراہ حق پر ثابت قدمی عطا فرمائے۔ہم نے اس رسالہ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اہل بیت کے سلسلہ میں شیخ الاسلام کے موقف کی وضاحت کا بہترین ترجمان پایا ہے بلا شبہ اس سلسلہ میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا نقطۂ نظر محبت، احترام، تعظیم وتکریم، رضا مندی اور سعادتمندی سے عبارت ہے شیخ رحمہ بغیر کسی افراط وتفریط کے اہل بیت کو اس مرتبہ پر فائز کرنے کے قائل ہیں جس پر اللہ تعالیٰ نے ان کو فائز کیا ہے کیونکہ افراط وتفریط فرقہ ناصبیہ کا شیوہ ہے۔امام ابن تیمیہ کے اہل بیت بارے میں غلو اور مبالغہ آرائی کو پسند کرتے ہیں اور نہ اس کا حکم دیتے ہیں جیسا کہ شیعہ کی عادت ہے اور ان بدعتیلوگوں کا رویہ ہے جو شیعوں کی اتباع اور پیروی کرتے ہیں، شیخ علی حفظہ اللہ نے اس سلسلے میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی مشہور کتاب ''عقیدہ واسطیہ'' سے کچھ اقتباسات نقل کیے ہیں اسی طرح انہوں نے میری کتاب شیخ الاسلام ابن تیمیہ لم یکن ناصبیاً'' سے کچھ باتیں نقل کی ہیں۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے محترم بھائی شیخ علی بن محمد حفظہ اللہ کو مسلمانوں کی مایہ ناز شخصیتوں میں سے ایک اہم شخصیت کی طرف سے اس دفاعی اقدام کا اجر اور صلہ عطا

فرمائے اوران کے اس کتابچہ کوشیعہ نوجوانوں کے لیے بصیرت کا باعث بنائے تاکہ وہ ان لوگوں کی تقلید چھوڑ دیں جوان کوصراط مستقیم سے دورکرنے کے لیے کوشاں ہیں۔ بلاشبہ ہدایت تواللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔

سلیمان بن صالح الخراشی
الریاض

............*

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد للہ والصلاۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم. . . وبعد:

اس دور کے عظیم فتنوں میں سے ایک فتنہ یہ بھی ہے کہ حق اور اہل حق کو شکوک وشبہات میں الجھانے کی غرض سے باطل نے بلا وجہ شور مچا رکھا ہے۔ان کا خیال ہے کہ وہ اپنی ناتواں پھونکوں سے اللہ کے نورانی چراغ کو بجھا دیں گے۔اور اللہ تعالیٰ اپنے نور کو پایہ تکمیل تک پہنچا کر رہے گا اگرچہ مشرکین کو کتنا ہی ناپسند ہو۔

امت کے اسلاف نے اس دین کو مبالغہ آمیزی اور غلو سے پاک رکھنے کا فریضہ انجام دیا ہے وہ لوگ بے لوث، مخلص اور عدل وانصاف کا پیکر تھے ان کا کام لوگوں کو وعظ کرنا اور سیدھے راستے کی رہنمائی کرنا تھا انہوں نے اپنے فریضہ کو بحسن وخوبی انجام دیا اور تجدید دین کا فریضہ انجام دے کر اس دنیا سے رخصت ہوئے، ان اسلاف اور داعیان دین میں شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کا نام سرفہرست ہے آپ دعوت واصلاح کے میدان میں منفرد مقام کے حامل اور تجدید دین کے سلسلہ میں امامت کے منصب پر فائز ہیں ان باتوں کی گواہی اپنے اور پرائے، دوست اور دشمن دونوں ہی دیتے ہیں آپؒ کے علوم وفنون، فہم وادراک، لطائف وارشادات سے کتابیں اور رسالے بھرے پڑے ہیں۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ عقیدے کے اعتبار سے سلف صالحین کی طرح راہ اعتدال اور صراط مستقیم پر گامزن تھے آپ رحمہ اللہ نے ہر موقع پر سلف صالحین کے موقف کا دفاع کیا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اہل بیت کی مدح سرائی اور ان کی توصیف میں آپ رحمہ اللہ نے اپنے قلم

کو ہر موقع پر رواں رکھا ہے اور اہل بیت علیہم السلام کے علم و معرفت کا کھلم کھلا اعلان کیا ہے اہل بیت کی عزت اور دفاع کے سلسلہ میں آپ رحمہ اللہ کے متعدد مقالات اور مضامین بھی موجود ہیں۔

ہم نے اپنے اس کتابچہ میں اس بات کی کوشش کی ہے کہ آپ رحمہ اللہ کے بعض اقوال و اقتباسات کو جمع کر دیا جائے تاکہ ان لوگوں کے سامنے جو گمراہ ٹولے کے چنگل میں پھنسے ہوئے ہیں، حقیقت آشکارا ہو جائے، یہ میری ادنیٰ سی کاوش ہے اور میں نے اس کتابچہ میں شیخ الاسلام کے بعض اقتباسات کو اس لیے اکٹھا کیا ہے تاکہ ہمارے بھائیوں کو اس بات کا پتہ چل جائے کہ وہ کون لوگ ہیں جو انہیں صراط مستقیم سے دور رکھنے کے درپے ہیں، ان کی دروغ گوئی کا بھانڈا پھوٹ جائے اور حقیقت نکھر کر سامنے آ جائے اور ہم حق کو قبول کر کے اپنی آخرت سنوار لیں۔

اگرچہ مسئلہ کی اہمیت تفصیلی بحث کا تقاضا کرتی ہے، لیکن پھر بھی سابق شیعہ ہونے کی حیثیت سے اور فی الحال اہل سنت کے ایک فرد ہونے کی حیثیت سے یہ میری ادنیٰ اور مختصر سی کاوش ہے، اس پر اللہ کی حمد اور اس کا شکر بجالاتے ہیں، ہم جس دور میں شیعہ تھے تو ہم یہ سمجھتے تھے کہ اہل سنت اپنے سینوں میں اہل بیت سے بغض اور عداوت پوشیدہ رکھتے ہیں لیکن اہل سنت کا مذہب قبول کرنے کے بعد مجھے یہ بات سمجھ میں آ گئی کہ اہل سنت تو وہ لوگ ہیں جو اہل بیت کی انتہائی زیادہ تعظیم و تکریم کرتے ہیں۔ان کے علوم وفنون اور حکمت و معرفت سے مستفید ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اور آپ کو بھلائی کی توفیق عطا فرمائے۔

الفقیر الی اللہ

ابو خلیفہ علی بن محمد القضیبی حفظہ اللہ

❋......❋......❋

فرقہ ناصبیہ کے بارے میں شیخ الاسلام رحمہ اللہ کا موقف

شیخ الاسلام کے بارے میں جو لوگ دروغ گوئی سے کام لیتے ہیں ان میں سرفہرست فرقہ نواصب کا نام آتا ہے، ان کی اتہام بازی کی تردید میں شیخ الاسلام کی یہ صراحت ہی کافی ہے کہ شیخ الاسلام فرقہ نواصب کے تمام گروہوں کی شدید مذمت کرتے ہوئے نظر آتے ہیں، اور آپ رحمہ اللہ فرقہ خوارج ونواصب دونوں کے بارے میں بڑا سخت موقف رکھتے ہیں کہ انہوں نے حضرت علی سے بغض کو اپنا دین بنا لیا ہے آپ رضی اللہ عنہ کی تکفیر کرتے ہیں یا آپ کو فاسق قرار دیتے ہیں یا کم ازکم آپؓ کو گالیاں دیتے ہیں العیاذ باللہ۔

شیخ الاسلام رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''منهاج السنة النبويه ''میں ان لوگوں کی کھل کر خبر لی ہے۔اگر شیخ الاسلام خدانخواستہ (فرقہ نواصب سے تعلق رکھنے والے ہوتے) تو آپ ناصبیوں کی مدح سرائی کرتے یا کم ازکم ان کے موقف کا دفاع کرے یا کچھ نہیں تو ان کی طرف سے تاویل کرکے ان کے لیے عذر کا بہانہ ہی تلاش کرتے مگر اس سلسلہ میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے دوٹوک رویہ سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ آپ رحمہ اللہ ان لوگوں کے لیے ذرہ برابر نرم گوشہ نہیں رکھتے تھے تو یہ بات کس بنیاد پر کہی جاسکتی ہے کہ شیخ الاسلام (نعوذ باللہ) ناصبی تھے۔

اسی سلسلہ میں شیخ الاسلام رحمہ اللہ کا یہ قول بھی نقل کیا جاتا ہے کہ اہل سنت تمام مؤمنین سے دوستی کا معاملہ رکھتے ہیں اور جب کوئی فیصلہ صادر کرتے ہیں تو عدل وانصاف کا دامن ہاتھ

سے نہیں چھوڑتے اور علم وحکمت کی روشنی میں فیصلہ کرتے ہیں گمراہوں اور ہوائے نفس کے اسیر لوگوں کا اہل سنت والجماعت سے دور دور تک کا تعلق نہیں وہ روافض ونواصب میں سے ہر ایک کے طور طریقےسے برات کا کھلم کھلا اعلان کرتے ہیں اور سابقین اولین سے محبت اور بھائی چارگی وتقرب کا تعلق رکھتے ہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی قدر ومنزلت اور ان کا احترام کرتے ہیں اور ان کے فضائل ومناقب کا اعتراف کرتے ہیں اور اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مشروع حقوق کو بسر وچشم تسلیم کرتے ہوئے ان کے ساتھ انس ومحبت کی روش اختیار کرتے ہیں......[1]

............*

[1] ملاحظہ ہو: (منہاج السنة): /[۲/۷۱]۔ اس سلسلہ میں شیخ سلیمان خراشی حفظہ اللہ کی کتاب "شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ لم یکن ناصبیا، ص: ۶۹ کا مطالعہ کریں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مناقب وفضائل اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ

شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اپنی کتابوں میں متعدد مقامات پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مناقب وفضائل بیان فرمائے ہیں جس سے اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور خصوصاً صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے ان کے تعلق اور قلبی لگاؤ کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے آپ ہر جگہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان کے مقام پر فائز کرکے چوتھا خلیفہ راشد تصور کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں آپ رحمہ اللہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرات ابوبکر، وعمر، وعثمان، رضی اللہ عنہم کے بعد کے رتبے میں شمار کرتے ہیں جیسا کہ اہل سنت کا اعتقادی منہج ہے۔ یہی نہیں بلکہ آپ رحمہ اللہ نے صراحت کے ساتھ خلفاء راشدین کے بارے میں اپنے اعتقاد کی وضاحت فرمادی ہے جو شخص شیخ الاسلام رحمہ اللہ کی کتابوں کا مطالعہ کرے گا اسے آپ رحمہ اللہ کا عقیدہ آپ رحمہ اللہ کی کتابوں میں وضاحت کے ساتھ نظر آجائے گا ہمیں تعجب ہے کہ اس کے باوجود اہل بدعت اور آپ رحمہ اللہ کی ذات سے بغض رکھنے والوں کی نظریں اس حقیقت سے کیوں بھٹک گئیں ہیں؟ یا وہ اس سلسلہ میں جان بوجھ کر اغماض سے کام کیوں لیتے ہیں؟۔

ہم نے اس باب میں آپ رحمہ اللہ کے اقوال وآراء میں سے بعض منتخب اقوال کو جمع کرنے کی سعی کی ہے تاکہ ہر منصف مزاج شخص ان کو پڑھے اور انہیں انصاف کی کسوٹی پر پرکھے اور ہر طالب حق اس کا مطالعہ کرے اور بغیر کسی جانبداری کے اس پر صحیح حکم لگائے ہماری اس سلسلہ میں استدعاء ہے کہ ہم میں سے کسی شخص کے سینے میں شیخ الاسلام کے بارے میں اہل بدعت اور خرافات کے ظالمانہ اتہامات کو پڑھ کر ان کی طرف سے شیطانی وسوسہ

پیدا ہونا نہ چاہئے کیونکہ اگر کسی شخص نے ایسا کیا تو وہ شیخ الاسلام کے بارے میں بلا وجہ بدظنی کے لیے عند اللہ جواب دہ ہوگا۔

ہم نے اپنے اس کتابچہ میں شیخ الاسلام رحمہ اللہ کی معروف ومشہور کتاب منہاج السنۃ سے اقتباسات نقل کئے ہیں کیونکہ آپ رحمہ اللہ پر طعنہ زنی کرنے والوں اور آپ رحمہ اللہ کو موردالزام ٹھہرانے والوں کے نزدیک یہی کتاب بنیادی حیثیت رکھتی ہے آپ رحمہ اللہ کے مخالفین کا کہنا ہے کہ یہی وہ کتاب ہے جس میں ایسی عبارات پائی جاتی ہیں جس سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کا اظہار ہوتا ہے یا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے آپ رحمہ اللہ کے انحراف کا ثبوت فراہم کرتی ہیں۔اس لیے میں نے ارادہ کیا ہے کہ میں ایسے لوگوں کو واضح کر کے بتلادوں کہ یہ عبارت کا قصور نہیں ہے بلکہ یہ تو ان کی کج فہمی کا قصور ہے انہوں نے شیخ الاسلام کی عبارات کی نزاکت کو سمجھا ہی نہیں بلکہ ان کے دماغ میں آپ رحمہ اللہ کی عبارات شناسی کی سکت ہی نہیں ہے کیونکہ یہ لوگ شیخ الاسلام کی عبارات کو کالی عینک لگا کر دیکھنے کے قائل ہیں اور دین میں بغض وعداوت روا رکھنے کے عادی ہیں اور جو لوگ اس طرح کی طبیعت کے حامل ہوتے ہیں انہیں کبھی کامیابی وکامرانی نصیب نہیں ہوتی۔

ہم ان موضوعات کی شروعات شیخ الاسلام رحمہ اللہ کے صحابہ کرام کے بارے میں عقائد پر اجمالی طور پر روشنی ڈالتے ہوئے اوراس سلسلہ میں عقیدہ واسطیہ سے آپ رحمہ اللہ کے اقتباسات نقل کرتے ہوئے کریں گے عقیدہ واسطیہ گویا کہ آپ رحمہ اللہ کے عقائد کی ترجمان ہے آپ رحمہ اللہ نے اس کو بڑی محنت اور عرق ریزی کے ساتھ اپنے ہاتھ سے لکھا ہے اور اپنی زندگی میں اہل بدعت وخرافات سے اسی کتاب کے ذریعہ نبرد آزمائی کرتے رہے ہیں۔

شیخ الاسلام رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں کہ اہل سنت کے نزدیک اصولی قاعدہ اور اساسی چیز یہ ہے کہ ان کے دل اور ان کی زبانیں اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں غیر جانبدار رہیں

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ جَاءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝﴾ (الحشر:۱۰)

''اوران کے لیے جوان کے بعد آئیں وہ یہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ایمان لا چکے ہیں اور ایمان والوں کی طرف سے ہمارے دل میں کینہ پیدا نہ فرما اے ہمارے رب بیشک تو شفقت ومہربانی کرنے والا ہے۔''

اوراسی میں نبی کریم ﷺ کی اطاعت اورخوشنودی کا راز پنہاں ہے ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ ''میرے صحابہ کو گالی نہ دو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی شخص احد پہاڑ کے برابر بھی سونا صدقہ کردے تب بھی میرے کسی صحابی کے برابر تو کیا میرے صحابی کی گرد پا کو نہیں پہنچ سکتا۔''

صحابہ کرام کے بارے میں اہل سنت کا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کے لیے صراحت فرمادی ہے جن کی تعداد تقریبا ۳۱۳ ہے۔

((اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم .))

''اب تمہارے جو جی میں آئے وہ کرو میں نے تم لوگوں کو بخشش کا پروانہ عطا کردیا ہے۔''

جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے اس بات کی تصریح فرمادی ہے کہ جہنم میں وہ شخص قطعاً داخل نہیں ہوسکتا جس نے درخت کے نیچے نبی کریم ﷺ کے ہاتھوں پر بیعت کی بلکہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوگیا اورانہوں نے اللہ تعالیٰ سے رضامندی کا اظہار کیا اس زمرے میں شمار ہونے والے صحابہ کرام کی تعداد ۱۴۰۰ سے زیادہ ہے، اہل سنت ان لوگوں کے جنتی ہونے کی شہادت

دیتے ہیں جن کو رسول اللہ ﷺ نے جنت کی بشارت دی ہے اور اسی کے ساتھ ثابت بن قیس بن شماش رضی اللہ عنہ اور ان کے علاوہ دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے جنتی ہونے کا اقرار کرتے ہیں۔

اور اس اثر کی تصدیق کرتے ہیں جو امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور ان کے علاوہ دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد امت میں مرتبہ کے اعتبار سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا درجہ ہے اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ کا اور تیسرے نمبر پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور چوتھے نمبر پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مرتبہ ہے جیسا کہ آثار صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے ثابت ہے۔ اسی طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بیعت میں مقدم ہونے پر اتفاق ہے۔ اِلاَّ یہ کہ اہل سنت کے بعض افراد نے حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے مراتب پر اتفاق رائے کرنے کے بعد حضرت عثمان اور علی رضی اللہ عنہما کے مراتب میں اختلاف کیا ہے اس سلسلہ میں بعض لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مقدم ہونے پر اتفاق کر کے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو چوتھے مرتبہ پر فائز کیا ہے اور بعض لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر مقدم قرار دیا ہے اور دوسرے لوگوں نے ان کی موافقت کی ہے لیکن اہل سنت کا فیصلہ دوٹوک فیصلہ اور مستحسن ہے وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ پر مقدم قرار دیتے ہیں۔ اگرچہ یہ مسئلہ کوئی بنیادی مسئلہ نہیں ہے جس کی بنیاد پر اہل سنت کے نزدیک فریق مخالف کو گمراہ قرار دیا جائے۔ لیکن خلافت راشدہ کا مسئلہ بنیادی مسئلہ ہے بایں طور اہل سنت رسول اللہ ﷺ کے بعد بالترتیب ابوبکر، عمر، عثمان، اور علی رضی اللہ عنہم کو خلیفہ قرار دیتے ہیں اور اگر کوئی شخص ان چاروں میں سے کسی ایک کی خلافت کا انکار کر کے اس پر لعن طعن کرے تو ایسا شخص اہل سنت کے نزدیک گدھوں سے بھی بدتر ہے۔ [1]

جن جگہوں پر اپنی کتاب میں شیخ الاسلام رحمہ اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی قدر و منزلت کو سراہا ہے اور آپ رضی اللہ عنہ کی طرف سے مدافعانہ انداز اختیار کیا ہے ان کا ذکر کچھ اس طرح ہے۔

---

[1] ملاحظہ ہو: العقيدة الواسطيه، ص: ٥٠-٥٣- المكتب الاسلامى سے مطبوع (ط: ٤ عام ١٤٠٥ھ-٢) منهاج السنة: ٦٥/٨

۱: شیخ الاسلام رحمہ اللہ کے اقوال میں سے ایک قول یہ ہے کہ
حضرت علی رضی اللہ عنہ کی قدر ومنزلت کا اعتراف کرنا چاہیے اوران سے محبت رکھنی چاہیے کیونکہ اللہ کے نزدیک ان کی شان وعظمت معروف ومشہور ہے الحمدللہ ہم میں سے ہر ایک اس بات کا معترف ہے اورنص قطعی سے اس کا ثبوت ہے جس کی بنیاد پر ہمیں اس بات کا علم یقینی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کی شان بہت بلند ہے اورآپ رضی اللہ عنہ کا مقام بڑا اعلیٰ وارفع ہے (اس کا ثبوت ایسے مستند طریقہ سے موجود ہے جس پر جھوٹ اثر انداز نہیں ہوسکتا اوراس پر دروغ گوئی کا شائبہ تک نہیں کیا جاسکتا)۔

۲: اورشیخ الاسلام رحمہ اللہ کے اقوال میں سے ایک قول یہ بھی ہے کہ
جہاں تک علی رضی اللہ عنہ اوران کے علاوہ دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے ہر مؤمن کا موالات ومحبت کا معاملہ ہے تو اس کا ثبوت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بھی تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد بھی ہے چنانچہ آج بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ ہر مومن کے دل میں جگہ رکھتے ہیں اگرچہ آپ رضی اللہ عنہ اس وقت لوگوں کے والی نہیں ہیں اورنہ ہی آپ کوان کے اوپر کوئی تسلط حاصل ہے مگر پھر بھی مؤمنین کا آپ رضی اللہ عنہ سے موالاۃ اورمحبت کا معاملہ ہے اسی طرح تمام مومنین ایک دوسرے کے دوست اور ہمدرد ہیں اوریہ تعلق اور ہمدردی دائمی ہے موت وزندگی دونوں حالت میں یہ موالات باقی رہتی ہے اوررہے گی۔ [1]

۳: اسی طرح شیخ الاسلام رحمہ اللہ کا قول ہے کہ
جہاں تک حضرت علی رضی اللہ عنہ کا تعلق ہے تو اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں تھے جو اللہ سے سچی محبت کرنے والے اوراللہ آپ رضی اللہ عنہ سے محبت کرتا ہے۔ [2]

---

[1] منهاج السنة: (۷/۳۲۵)۔
[2] ایضاً نفس المصدر (۷/۲۱۸)۔

۴: اسی طرح شیخ الاسلام کے اقوال میں سے ایک قول یہ بھی ہے کہ
بلاشبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی محبت ہر مومن پر واجب ہے جیسے کہ ہر مومن پر اپنے مومن بھائی سے ہمدردی اور تعلق رکھنا واجب ہے۔ [1]

۵: اسی طرح شیخ الاسلام رحمہ اللہ کے اقوال میں سے ایک قول یہ بھی ہے کہ
اہل سنت کے تمام گروہوں کی کتابیں اور رسائل حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مناقب وفضائل اور آپ رضی اللہ عنہ کے محاسن ومحامد سے لبریز ہیں اور ان لوگوں کی مذمت پر مشتمل ہیں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ پر ظلم روا رکھتے ہیں اور جو لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہتے ہیں اہل سنت ان سے ناراضگی کا اظہار کرتے ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ماننے والے فریقین کے مابین جو گالی گلوچ اور لعن طعن ہوئی اور جو جنگ وجدال کے واقعات رونما ہوئے اس سے اہل سنت ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہیں اور اہل سنت ان لوگوں سے بغض وکراہیت کا اظہار کرتے ہیں جو آپ رضی اللہ عنہ سے جنگ وجدال یا گالی گلوچ یا برا بھلا کہنے پر آمادہ ہوئے۔

بلکہ اہل سنت اس بات پر متفق ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ قدرومنزلت کے اعتبار سے اوج کمال پر فائز ہیں اور امامت وخلافت کا پورا پورا حق رکھتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنین کے نزدیک حضرت علی معاویہ رضی اللہ عنہ ان کے والد اور ان کے بھائی سے زیادہ بلند مرتبہ والے ہیں اور حضرت علیؓ ان تمام لوگوں سے افضل ہیں جو فتح مکہ والے سال میں مشرف باسلام ہوئے نیز فتح مکہ والے سال میں ایمان لانے والوں میں بہت سے لوگ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے افضل ہیں اور بیعت رضوان والے ان مذکورہ لوگوں سے افضل ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ان جمہور سے افضل ہیں جنہوں نے بیعت رضوان میں حصہ لیا بلکہ اصحاب ثلاثہ کے علاوہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تمام صحابہ

[1] المصدر السابق نفسه: (۲۷/۷)۔

کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے افضل ہیں بلکہ جمہور اہل سنت تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تمام اہل بدر اور تمام بیعت رضوان والوں اور مہاجرین وانصار میں سے سابقین اولین سے افضل واشرف سمجھتے ہیں۔ ❶

٦: شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شجاعت کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: اس بات میں شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے درمیان بہادری اور دلیری میں اپنی مثال آپ تھے آپ رضی اللہ عنہ کی مجاہدانہ دلیری اور بہادری کی وجہ سے اسلام کو تقویت پہنچی ہے اور آپ رضی اللہ عنہ کا شمار اکابر مہاجرین اور انصار میں ہوتا ہے اور آپ رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سرفہرست ہیں جو اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان لائے اور اللہ کے راستے میں جانوں کا نذرانہ پیش کیا اور اپنی تلوار سے کفار ومشرکین سے برسر پیکار رہوئے۔ ❷

٧: اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے اقوال میں سے یہ بھی ہے کہ

جہاں تک حضرت علی رضی اللہ عنہ کا دنیاوی مال ومتاع سے بے رغبتی اور زہد کا معاملہ ہے تو اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس معاملہ میں بھی سب سے آگے تھے حتیٰ کہ زہد کے میدان میں آپ کو حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما پر بھی سبقت حاصل تھی۔ ❸

٨: شیخ الاسلام رحمہ اللہ کے اقوال میں سے ایک قول یہ بھی ہے کہ

(ہمیں یقین کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ورع وتقویٰ میں اس درجہ پر فائز تھے کہ آپ رضی اللہ عنہ کی ذات سے اس بات کا تصور محال ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ عمداً جھوٹ بولیں اسی طرح حضرات ابوبکر وعمر وعثمان رضی اللہ عنہم اجمعین کے بارے میں بھی اس بات کا تصور محال ہے کہ آپ حضرات عمداً جھوٹ بول سکتے ہیں۔ ❹

---

❶ منهاج السنة: (٤/٣٩٦)۔
❷ منهاج السنة: (٨/٧٦)۔
❸ نفس المصدر ايضا: (٧/٤٨٩)۔
❹ منهاج السنة: ٧/٨٨۔

۹: شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ رائے ہے کہ اہل سنت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے قتال کرنے والوں کی بجائے ان لوگوں سے زیادہ محبت رکھتے ہیں جنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جنگ نہیں کی اوران کے خلاف صف آراء نہیں ہوئے اوراہل سنت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی مدافعت میں فرقہ نواصب اورخوارج کی دروغ گوئیوں اوراتہامات کا بھرپور جواب دیتے ہیں۔

آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اہل سنت ان لوگوں سے محبت اورتعلق میں تفاوت برتتے ہیں جنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے لڑائی کی اورجن لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے جنگ وجدال سے گریز کیا ان کومحبت اورتعلق میں افضل سمجھتے ہیں (جیسے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص، اسامہ بن زید، محمد بن مسلمہ، اورعبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم) یہ اوراُن جیسے ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اہل سنت والجماعت ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے میدان کارزار میں مقابلہ کے لیے اترے افضلیت میں متفاوت سمجھتے ہیں مذکورہ صحابہ کرام شیخ الاسلام اوراہل سنت والجماعت کے نزدیک ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے افضل ہیں جنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف جنگ وجدال میں حصہ لیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت اورموالات رکھنا اوران سے جنگ وجدال کرنے سے گریز کرنا اہل سنت کے نزدیک اس بات سے افضل ہے کہ ان سے بغض وعداوت رکھی جائے یا ان سے قتال کیا جائے بلکہ اہل سنت کے نزدیک حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ محبت اورموالات رکھنا واجب ہے اہل سنت ہی وہ لوگ ہیں جو حقیقت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے دفاع کرنے والے ہیں۔ [1]

اسی طرح شیخ الاسلام ان صحابہ کو جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے ان صحابہ کرام پر فوقیت دیتے ہیں جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے (رضی اللہ عنہم) اس سلسلہ میں آپ فرماتے ہیں کہ

[1] منهاج السنة: (٣٩٥/٤)۔

''بلاشبہ یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ جو لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے جیسے کہ حضرت عمار اور سہل بن حنیف اور ان جیسے دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم تو وہ اُن صحابہ کرام سے افضل واشرف ہیں جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لشکر میں تھے۔'' [1]

یہ ان اقتباسات میں سے چند اقتباسات کا مجموعہ تھا جو شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مناقب وفضائل کے بارے میں منقول ہیں اور یہ شیخ الاسلام کے قوی ترین موقف کی چند جھلکیاں تھیں جو آپ کی طرف سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغض وعناد رکھنے والوں کے رد میں وارد ہوئی ہیں۔

کیا اس حقیقت کی وضاحت کے بعد بھی کسی شخص کے لیے یہ گنجائش باقی رہ جاتی ہے کہ وہ حضرت شیخ الاسلام کے بارے میں یہ رائے قائم کرے کہ آپ رحمہ اللہ نعوذ باللہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے باغی ہیں آیا آپ رحمہ اللہ نے اپنی کتابوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کی ہے؟ جیسا کہ ان ظالم دشمنانِ دین کی رائے ہے۔

سبحانك هذا بهتان عظيم حضرات صحابہ کرام کے بارے میں یہ بات تو ادنیٰ سا مسلمان کہنے کے لیے تیار نہیں ہوگا چہ جائیکہ اس تہمت کو شیخ الاسلام کے سر تھوپا جائے شیخ الاسلام کی ذات تو وہ ذات ہے جن کی زندگی کے سنہرے ایام عقیدہ سلف کے دفاع میں گذرے ہیں اسی سلسلہ کی ایک کڑی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تفضیل کے اثبات اور ان کو چوتھا خلیفہ راشد ماننے اور اس اعتقاد کی دلیل فراہم کرنے کی ہے یقیناً مخالفین یا محاربین کے مقابلہ میں آپ رضی اللہ عنہ حق پر تھے۔لیکن ان مبتدعین کے نزدیک شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا گناہ یہ ہے کہ آپ رحمہ اللہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں غلو اور مبالغہ آرائی کے قائل نہیں ہیں۔ یہ لوگ آپ سے یہ چاہتے ہیں کہ آپ رحمہ اللہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان کی اس قدر ومنزلت سے بالاتر قرار دیں جس کو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے مقدر کر رکھا ہے۔

---

[1] مجموعة الرسائل والمسائل (لابن تيميهؒ): (ص ٦١) ۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کے بارے میں شیخ الاسلام کا موقف

شیخ الاسلام رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں کہ

کتاب الجنائز میں آدمی کے کسی کے لیے دعا یا بددعا کرنے کے مسئلہ کے سلسلہ میں تفصیل گزر چکی ہے کہ مسلمانوں کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی چاہے وہ فاسق وفاجر شخص کی میت ہی کیوں نہ ہو اگر چہ فاجر شخص ملعون ہے اس پر لعنت اور پھٹکار ہے چاہے وہ فاسق کی شخصیت باعث لعنت ہو یا اس کے طور وطریقے باعث لعنت ہوں دونوں صورتوں میں وہ ملعون ہے لیکن اس سلسلہ میں معتدل موقف وہ ہے جو ہم نے پہلے نمبر پر بیان کیا ہے اسی وجہ سے جس وقت تاتاریوں نے دمشق میں فتنہ وفساد برپا کیا اس موقع پر میرے پاس مغولی فوج کا سپہ سالار جنرل بولائی آیا میرے اور اس کے اور درمیان بحث ومباحثہ ہوا اس نے مجھ سے کچھ سوالات کیئے انہیں سوالات میں ایک سوال یہ بھی تھا کہ تم لوگ یزید کے بارے میں کیا اعتقاد رکھتے ہو؟ ہم نے اس کو جواب دیا کہ ہم نہ تو انہیں برا بھلا کہتے ہیں اور نہ ہی ہم ان سے محبت کا دعویٰ کرتے ہیں کیونکہ نہ تو وہ کوئی نیک وصالح شخص تھا کہ ہم اس کی بنیاد پر اس سے محبت کریں اور نہ ہی ہم مسلمانوں میں سے کسی شخص کو برا بھلا کہتے ہیں اور اس پر لعنت ملامت کرتے ہیں۔

تو جنرل بولائی نے برجستہ کہا کہ کیا آپ لوگ اس پر لعن طعن نہیں کرتے؟ کیا یزید ظالم نہیں تھا؟ کیا اس نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو قتل نہیں کیا؟

---

1 ملاحظہ ہو: (شیخ سلیمان بن صالح الخراشی کی کتاب (ابن تیمیه لم یکن ناصبیاً) : [ص ٧٤ - ٨٧]۔

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ میں نے اس کو جواب دیا کہ اگر کہیں مثلاً حجاج بن یوسف اوران جیسے لوگوں کا تذکرہ ہوتا ہے تو ہم وہی انداز اپناتے ہیں جیسا کہ قرآن کریم نے اپنایا ہے اس سلسلہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اَلَا لَعۡنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِیۡنَ﴾ (ھود: ۱۸) خبردار ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔

ہم لوگوں کا شیوہ یہ نہیں ہے کہ ہم کسی شخص کو خاص طور سے گالی دیں اور اگر یزید کو بعض علماء نے برا بھلا کہا ہے تو اس سلسلہ میں ہم یہی کہیں گے کہ یہ ایسا مسئلہ ہے جس میں اجتہاد کی گنجائش ہے لیکن احتیاط کا تقاضہ یہی ہے کہ ہم اس سلسلہ میں سکوت اختیار کریں اور گالی گلوچ یا لعن طعن سے گریز کریں۔ جہاں تک ان لوگوں کا سوال ہے جنہوں نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو قتل کیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کی مدد کی ہے یا اس سلسلہ میں اپنی رضامندی کا اظہار کیا ہے تو ایسے شخص پر اللہ کی، اس کے ملائکہ کی اور پوری کائنات کی لعنت ہے اللہ تعالیٰ ان سے اس سلسلہ میں کسی قسم کا فدیہ قبول نہیں فرمائے گا۔

اس نے کہا کہ آپ اہل بیت سے محبت کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

تو شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے جواب دیا کہ ہمارے اعتقاد کی رو سے ان سے محبت کرنا واجب ہے اور باعث اجر وثواب ہے کیونکہ صحیح مسلم میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (خم نامی) چشمہ پر جو کہ مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع ہے ہم لوگوں کو وعظ ارشاد فرمایا اس میں یہ بھی فرمایا کہ اے لوگو! میں تم لوگوں کے درمیان دو عظیم چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں! ان میں سے ایک تو کتاب اللہ ہے پھر کتاب اللہ کے بارے میں توصیفی کلمات فرمائے اور اس کی اہمیت اور عظمت پر خصوصی زور دیا اس کے بعد فرمایا کہ میں تم لوگوں میں اپنے خاندان کو چھوڑے جا رہا ہوں میں تم کو اپنے اہل بیت کے بارے میں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں اور اس کلمہ کو بطور تاکید دو یا تین مرتبہ دہرایا۔

پھر شیخ الاسلام رحمہ اللہ نے جنرل بولائی سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ اہل بیت کی اہمیت اس بات

سے بھی واضح ہو جاتی ہے کہ ہم لوگ روزانہ اپنی نمازوں میں ان کلمات کا ورد کرتے ہیں۔

((اللّٰهم صل على محمد وعلىٰ آل محمد كما صليت علىٰ ابراهيم وعلىٰ آل ابراهيم انك حميد مجيد))

''اے اللہ محمد ﷺ اور ان کی آل واولاد پر رحمت کاملہ نازل فرما اس طرح جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل واولاد پر نازل فرمائی بلا شبہ تیری ذات صفت حمد سے متصف ہے تو ہی بزرگی وشرف والا ہے۔

تو جنرل بولائی نے کہا آپ کا ان لوگوں کے بارے میں کیا نظریہ ہے جو اہل بیت رسول ﷺ سے بغض وعداوت رکھتے ہیں؟ شیخ الاسلام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے جواب دیا کہ جو شخص اہل بیت سے بغض رکھے اس پر اللہ کی، اس کے ملائکہ کی اور تمام مخلوق کی لعنت وپھٹکار ہے اللہ تعالیٰ اس سے اس سلسلہ میں کسی قسم کا فدیہ قبول نہیں کرے گا۔

پھر میں نے اس مغولی وزیر سے کہا کہ یہ تاتاری حضرت یزید بن معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں کیا کہتے ہیں تو اس نے جواب دیا کہ تاتاریوں کا کہنا ہے کہ اہل دمشق نواصب ہیں۔

تو شیخ الاسلام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے بلند آواز سے کہا کہ وہ شخص جھوٹ بولتا ہے جس نے یہ بہتان طرازی کی ہے اس پر اللہ کی لعنت ہے ہم اللہ کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ اہل دمشق میں سے کوئی شخص فرقہ نواصب سے تعلق رکھنے والا نہیں ہے! اگر اہل دمشق میں سے کوئی شخص خدانخواستہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پر گستاخی کرنے کی جرات کرے تو دمشق کے سارے لوگ اس کے خلاف کھڑے ہو جائیں گے مگر ہاں قدیم زمانہ میں جب بنوامیہ کے ہاتھ میں دمشق کی زمام حکومت تھی اس وقت بنوامیہ کے بعض افراد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغض وعداوت رکھتے تھے اور ان کو برا بھلا کہتے تھے۔ لیکن آج ان لوگوں میں سے کسی کا نام ونشان تک باقی نہیں ہے اور اس وقت یہ بات کہنا سراسر دروغ گوئی اور اتہام بازی ہے۔ [1]

---

[1] مجموع الفتاوىٰ : (٤/٤٨٧ـ ٤٨٨) ، شیخ سلیمان الخراشی حفظہ اللہ کی کتاب (شيخ الاسلام ابن تيمية رحمه الله لم يكن ناصبياً ، ص ٧٢،٧٣ـ

اہل سنت کے نزدیک
اہل بیت کی قدر ومنزلت کا بیان

شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ اپنی معرکۃ الآراء کتاب ''العقیدۃ الواسطیہ'' میں اہل سنت والجماعت کے عقیدے کی وضاحت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ اہل سنت اہل بیت سے محبت کرتے ہیں اور ان سے دوستی کا تعلق رکھتے ہیں اور ان کے بارے میں اللہ کے رسول ﷺ کی اس وصیت کا پاس ولحاظ رکھتے ہیں جو کہ خم نامی چشمہ پر آپ ﷺ نے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمائی تھی جس میں یہ کلمات اس مسئلہ کے لیے سند کی حیثیت رکھتے ہیں اذکر کم اللہ فی اھل بیتی ۔مراد یہ ہے کہ اے لوگو! میں تم کو اپنے اہل بیت کے بارے میں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں۔ [1]

اور وہ حدیث بھی بطور دلیل پیش کی جاسکتی ہے جس میں آپ ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے ان کی شکایت کے جواب میں فرمایا تھا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے بنو ہاشم کا اس وقت تک ایمان مکمل نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ تم سے اللہ کی خاطر اور میری قرابت ورشتہ داری کا لحاظ کرتے ہوئے محبت نہ کرنے لگیں۔ [1]

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسماعیل کو برگزیدگی عطا فرمائی ہے بایں طور کہ بنی اسماعیل میں سے اللہ تعالیٰ نے بنو کنانہ کو منتخب فرمایا اور بنو کنانہ سے قریش کا انتخاب فرمایا اور قریش میں سے اللہ تعالیٰ نے قبیلہ بنو ہاشم کو چنا اور بنو ہاشم میں سے میرا

---

1. رواہ مسلم
2. رواہ الامام احمد وغیرہ۔

انتخاب فرمایا)۔ [1]

فضیلۃ الشیخ صالح بن فوزان حفظہ اللہ شیخ الاسلام رحمہ اللہ کے اس کلام کی شرح کرتے ہوئے یوں فرماتے ہیں:

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ یہاں اس جگہ اہل سنت کے نزدیک اہل بیت کی قدر و منزلت کی صراحت کرتے ہوئے یہ کہنا چاہتے ہیں کہ یہی وہ لوگ ہیں جو اہل بیت سے محبت استوار رکھتے ہیں اور اہل بیت سے مراد وہ لوگ ہیں جن پر صدقہ حرام قرار دیا گیا ہے اور اہل بیت میں آل جعفر، آل عقیل، آل عباس، بنو حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہم اجمعین اور نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات اور آپ ﷺ کی بیٹیوں کا شمار ہوتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّمَا یُرِیۡدُ اللّٰہُ لِیُذۡہِبَ عَنۡکُمُ الرِّجۡسَ اَہۡلَ الۡبَیۡتِ۝﴾

(الاحزاب: ۳۳)

''اے نبی کی گھر والیو! اللہ تعالیٰ تم سے ہر قسم کی گندگی کو دور کرکے تم کو پاک صاف بنانا چاہتا ہے۔''

اس لیے اہل سنت والجماعت اہل بیت سے محبت اور ہمدردی رکھتے ہیں ان کی عزت کرتے ہیں ان کا اعزاز و اکرام کرتے ہیں کیونکہ ان کا احترام دراصل نبی اکرم ﷺ کا احترام ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کی زبانی امت مسلمہ کو اسی کا حکم دیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلۡ لَّاۤ اَسۡـَٔلُکُمۡ عَلَیۡہِ اَجۡرًا اِلَّا الۡمَوَدَّۃَ فِی الۡقُرۡبٰی۝﴾ (الشوریٰ:۲۳)

''اے نبی ﷺ آپ فرما دیجئے کہ میں تم سے اجرت یا بدلہ نہیں چاہتا مگر محبت اور رشتہ داری کا تو پاس و لحاظ رکھو۔''

سنت نبویہ میں بھی اس بات کی بار بار وضاحت آئی ہے۔'' اور شیخ الاسلام رحمہ اللہ نے اس

---

[1] رواہ احمد و مسلم۔

موقع پر مزید فرمایا کہ اس موالاۃ اور ہمدردی کے حکم کے اس وقت مستحق قرار پائیں گے جب کہ وہ سنت نبویہ کے پیروکار ہوں اور ملت اسلامیہ پر پورے طور پر گامزن ہوں جیسا کہ اہل بیت کے اسلاف کرام حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور ان کی اولاد اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کی اولاد وغیرہ کا شیوہ تھا اور اگر ان میں سے کوئی شخص سنت کی مخالفت کرتا ہو اور اسے دین اسلام یا صراط مستقیم کی کوکوئی پرواہ نہ ہو تو ایسے شخص سے محبت کرنا جائز نہیں چاہے وہ اہل بیت سے نسبت ہی کیوں نہ رکھتا ہو۔

اور شیخ الاسلام رحمہ اللہ کا یہ قول ویتولونهم اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ اہل سنت والجماعت اہل بیت سے محبت رکھتے ہیں اس کا مصدر ولایہ ہے اور عربی زبان میں ولایہ سے مراد موالاۃ اور ہمدردی ہوتی ہے اور اسی طرح شیخ الاسلام کا یہ کہنا کہ ویحفظون فيهم وصية رسول الله ﷺ اس سے مراد یہ ہے کہ اہل سنت اللہ کے رسول ﷺ کی وصیت پر عمل پیرا ہوتے ہیں اور عملاً اس کو انجام دے کر اتباع رسول ﷺ کا ثبوت مہیا کرتے ہیں اس کے بعد شیخ الاسلام رحمہ اللہ نے فرمایا ہے یوم غدیر خم یہاں پر غدیر خم سے مراد تالاب یا چشمہ ہے اور خم یا تو کسی شخص کا نام ہے جس کی طرف اس تالاب کو منسوب کیا گیا ہے یا پھر اس سے مراد [ایک قسم کی بیل ہے جس کو جل کنبھی کہا جاتا ہے اس کے تالاب میں موجود ہونے کی وجہ سے اس تالاب کو اسی کی طرف منسوب کر دیا گیا ہے، یہ تالاب مدینہ کے راستہ میں پڑتا تھا نبی کریم ﷺ کا حجۃ الوداع سے واپسی پر اس تالاب یا چشمہ کے پاس سے گذر ہوا تو آپ ﷺ نے اس مقام پر خطبہ دیا تھا یہاں پر شیخ الاسلام رحمہ اللہ نے جن کلمات کا ذکر کیا ہے وہ کلمات اسی خطبہ سے ماخوذ ہیں آپ ﷺ نے اس موقع پر فرمایا تھا کہ اذكركم الله فی اهل بيتی مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ امت مسلمہ کو مخاطب کر کے فرما رہے ہیں کہ میں تم کو اس بات کی یاد دہانی کروانا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے میرے اہل بیت رضی اللہ عنہم اجمعین کے چند حقوق رکھے ہیں جس کی تم لوگوں کی تاکید فرمائی ہے وہ یہ

ہیں کہ اللہ کے واسطے میرے اہل بیت کا پاس ولحاظ رکھنا اوران کا اعزاز واکرام کرتے رہنا اور اس میں کوتاہی نہ برتنا اوران کے حق میں سستی وکاہلی سے کام نہ لینا۔

نبی کریم ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباس بن عبدالمطلب ابن ہاشم بن عبدمناف کو مخاطب کرکے اس موقع پرفرمایا تھا جس وقت آپ رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے شکایتاً یہ بات کہی تھی کہ آپ رضی اللہ عنہ کواس بات سے دلی تکلیف ہے کہ بعض قریش آپ رضی اللہ عنہ سے ترش روئی اور بےتوجہی سے پیش آتے ہیں آاور حسن سلوک کی بجائے بدسلوکی کرتے ہیں تو نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا کہ والذی نفسی بیدہ قسم ہےاس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے ایسے لوگ اس وقت تک کامل مومن نہیں ہوسکتے جب تک وہ تم سے اللہ کی خاطراورمیری قرابت اوررشتہ داری کی وجہ سے محبت نہ کرنے لگیں حدیث مذکور سے یہ بھی پتہ چلا کہ اہل بیت سے محبت کی دووجہیں ہیں:

۱: اہل بیت سے محبت باعث تقرب الٰہی ہے کیونکہ اہل بیت اللہ کےاولیاء ہیں۔

۲: اہل بیت کی آپ ﷺ سے قرابت کا تقاضہ یہی ہے کہ ہم ان سے محبت وہمدردی کریں اسی میں نبی کریم ﷺ کی رضا اورخوشنودی ہےاوراسی میں نبی کریم کی عزت وتکریم کا پہلو ہے۔ نبی کریم ﷺ نے بنو ہاشم کی قدرومنزلت بیان کرتے ہوئے اوران سے اپنی قرابت کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالٰی نے بنواسماعیل کومنتخب فرمایاہے بنواسماعیل سے مراد اولاد ابراہیم علیہ السلام ہے اور بنو اسماعیل میں سے اللہ تعالٰی نے بنوکنانہ کو برگزیدگی عطا فرمائی ہے کنانہ ایک قبیلہ ہے جن کے جدامجد کنانہ بن خزیمہ ہیں اور بنوکنانہ سے قریش کا انتخاب فرمایاہےاورقریش مضربن کنانہ کی اولاد ہیں اسی طرح قریش سے بنوہاشم کو چنا گیاہےاور بنوہاشم عبدمناف کی اولاد ہیں اس کے بعدنبی کریم ﷺ فرماتے ہیں بنوہاشم سے اللہ تعالٰی نے میرا انتخاب فرمایاہے چنانچہ آپ ﷺ کا شجرۂ نسب یوں ہے محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب

بن ھاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرۃ بن کعب بن لؤی بن غالب بن فھر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان ۔

اس حدیث سے یہ بات بھی مترشح ہوتی ہے کہ یہ حدیث عربوں کی فضیلت پر بھی دلالت کرتی ہے اوراس بات کی غمازی کرتی ہے کہ عربوں میں قریش کو فوقیت اور برتری حاصل ہے اور بنو ہاشم قریش کا افضل ترین قبیلہ ہے اور نبی کریم ﷺ بنو ہاشم میں افضل ترین شخص ہیں۔ یہی نہیں بلکہ آپ ﷺ تمام مخلوقات میں افضل واشرف ہیں اور حسب ونسب کے اعتبار سے آپ ﷺ عزت وشرف کی انتہا کو پہنچے ہوئے ہیں اس حدیث میں نبی کریم ﷺ کی قرابت کی وجہ سے بنو ہاشم کی افضلیت وبرتری کا بھی اظہار ہوتا ہے۔

❋......❋......❋

خاتمہ

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے کلام کے اس مختصر تجزیہ کے بعد یہ حقیقت کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ اہل بیت کے بارے میں آپ رحمہ اللہ کا موقف واضح اور دوٹوک ہے اس کتابچہ میں ہم نے شیخ الاسلام کے کلام کے جو اقتباسات پیش کئے ہیں وہ آپ رحمہ اللہ پر لگائی گئی تہمت کو رد کرنے کے لیے کافی ہیں اور اس سے یہ بات بھی واضح ہوجاتی ہے کہ نواصب اور خوارج نے آپ رحمۃ اللہ پر جو الزامات عائد کئے ہیں وہ سراسر غلط ہیں ان کی حیثیت دروغ گوئی اور بہتان تراشی کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے ان کا مطمع نظر یہ ہے کہ علماء امت کی عزت وناموس کو داغدار کیا جائے اور ان کے اقوال وآراء میں شکوک وشبہات پیدا کرکے اس کی قدر وقیمت کو مٹی میں ملادیا جائے اور ان کی کوششوں اور سعی پیہم پر پانی پھیر کر شریعت اسلامیہ کی اینٹ سے اینٹ بجادی جائے اور اس کی جگہ گمراہ اور اہل بدعت وخرافات کے اقوال وآراء کو رواج دے دیا جائے یہی ایک وجہ ہے جس کی بنیاد پر نواصب وخوارج نے یہ طریقہ اپنا رکھا ہے فریق مخالف کو اگر یہ بات ماننے میں تردّد ہے تو ہماری ان سے گذارش ہے کہ اپنے دعوے کے لیے دلیل پیش کریں۔

وصلی اللہ وسلم علیٰ نبینا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین

جمعها الفقیر الی اللہ

ابو خلیفہ علی بن محمد القضیبی

سابق شیعہ

............*